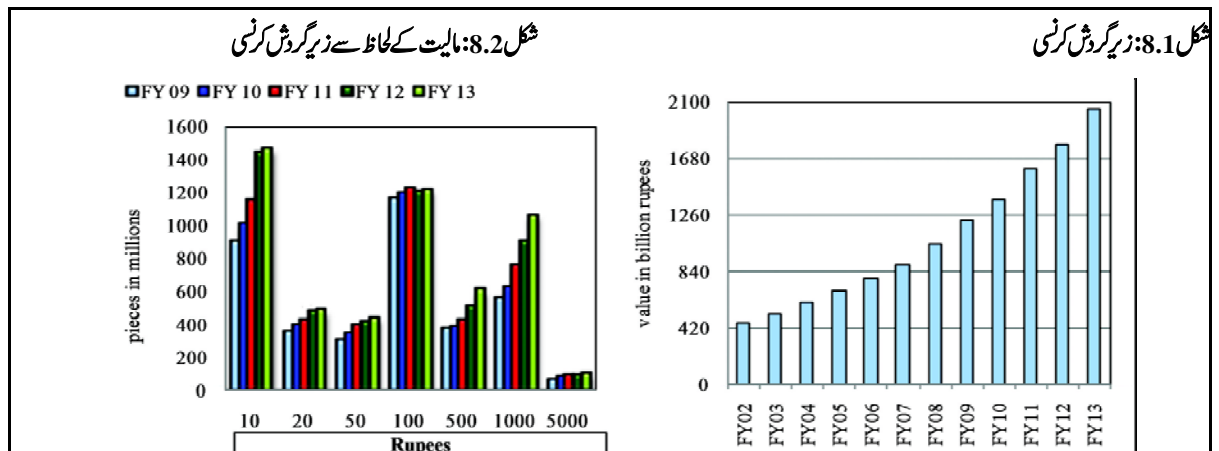


8 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی) جو 2002ء میں قائم ہوئی بینک دولت پاکستان کے قائم کردہ دو ذیلی اداروں میں شامل ہے۔ دوسرا ادارہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (بناف) ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی انسٹی ٹیوٹ بینک کا آپریشنل بازو ہے۔ آغاز سے ہی اس کی سرگرمیاں تیز رہی ہیں۔ کارپوریشن کا سفر مختلف محاذوں پر کامیابی کا سفر ہے جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (i) وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں، بینکاری صنعت (بشمول انسٹی ٹیوٹ بینک) نیز عام آدمی کو معیاری اور بروقت خدمات کی فراہمی، (ii) خدمات کے معیار میں اضافہ اور شفافیت میں بہتری، (iii) انسٹی ٹیوٹ بینک کے ترقیاتی مالی گروپ (DFG) کے توسیعی بازو کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو مستحکم کرنا۔ کارپوریشن کا محنتی اور مخلص عمل مسلسل کوشاں ہے کہ پالیسی کی تشکیل اور نفاذ کے عمل میں سینئر انتظامیہ کو مؤثر معاونت فراہم کر سکے تاکہ کارپوریشن کے نصب العین اور مشن بیانات میں مضمر ادارہ جاتی اہداف کامیابی سے حاصل کیے جاسکیں۔

ہمارا نصب العین	ہمارا مشن
ایس بی پی بی ایس سی کو ضروری ٹیکنالوجی اور انسانی وسائل سے ایس ایک متحرک اور متعلقہ فریقوں کو بہترین بینکاری و مالی خدمات فراہم کرنے کے علاوہ ان کا اعتماد و احترام مؤثر ادارہ بنانا جو بینک دولت پاکستان کو اس کے مقاصد کے حصول میں پائیدار حاصل کرنے کے لیے انسٹی ٹیوٹ بینک کی پالیسیوں کے نفاذ کو یقینی بنانا۔	معاونت فراہم کرنے کے قابل ہو۔

م 13ء میں کارپوریشن کی ترقی کی پہلی دہائی کے کامیابی کے سفر کے دوران نمایاں بہتری دکھائی دی۔ زیر جائزہ سال کے دوران کارپوریشن کی کارکردگی کے بیان میں اہم ایک فریضہ انتظام کرنسی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صاف اور پائیدار بینک نوٹوں کی دستیابی کسی مرکزی بینک کی فراہم کردہ خدمات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے خصوصاً جب اسے عام آدمی کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے۔ یہاں یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ پاکستان کی معیشت نقد پر چلتی ہے جیسا کہ زیر گردش کرنسی میں اضافے سے ظاہر ہے۔ 30 جون 2013ء کو زیر گردش کرنسی 2043 ارب روپے ہو گئی جبکہ 30 جون 2012ء کو 1777 ارب روپے تھی۔ گویا 15 فیصد کا اضافہ ہوا (شکل 8.1 اور 8.2)۔ جس معاشرے میں مختلف واجبات کی ادائیگی اور دیگر روزمرہ ضروریات کے لیے چھپے ہوئے بینک نوٹوں پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہو وہاں ملک بھر میں بینک نوٹوں اور سکوں کی دستیابی کا انتظام کرنا زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ پچھلے کچھ عرصے کے دوران زیر گردش کرنسی میں خاصے اضافے کی بنا پر کارپوریشن کے کرنسی مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ (سی ایم ڈی) کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ ایس بی پی بی



ایس سی کے دفاتر میں نئے اور دوبارہ اجراء پذیر نوٹوں کے اسٹاک کا انتظام زیادہ تندی سے کرے خصوصاً بھاری پیمانے پر کرنسی کے نقل و حرکت کے لیے ترسیلات کے انتظامات کے باعث۔ عملی مشکلات کے باوجود سی ایم ڈی نے معیاری بینک نوٹوں کی فراہم کے عزم کی تکمیل کے لیے ملک بھر میں نوٹوں اور سکوں کی دستیابی کا کامیابی سے اہتمام کیا ہے۔

پاکستان بھر میں خراب نوٹوں کی تبدیلی اور معیاری نوٹوں کی دستیابی کے لیے ادارہ جاتی عزم کے علاوہ عملی اختراع بھی درکار ہے کیونکہ ہمارے نظام ادائیگی میں حساب چکانے کے لیے بینک نوٹوں کے طبعی تبادلے پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے۔ سی ایم ڈی ایک دو جہتی حکمت عملی کے ذریعے اس ضمن میں ضروری اقدامات کر رہا ہے: اول، اپنے عملی عزم کے ذریعے سال بھر اسٹیٹ بینک کی کلین نوٹ پالیسی پر عمل پیرا ہونا اور دوم، عید الفطر جیسے خصوصی مواقع پر نئے نوٹوں کی دستیابی کے ذریعے۔ بینکوں پر بھی لازم کیا گیا ہے کہ اے ٹی ایم میں معیاری نوٹ استعمال کریں۔ مزید برآں، کلین نوٹ پالیسی کے تحت بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ سی ایم ڈی کی وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کے سلسلے میں مستحکم اندرونی ضوابطی طریقہ ہائے کار تشکیل دیں اور ہر سال 15 جنوری کو ڈائریکٹریسی ایم ڈی کو ایک تعمیلی تصدیق نامہ جمع کرائیں۔

بنیادی فلسفہ کلین نوٹ پالیسی پر اس طرح عملدرآمد کرنا ہے کہ متعلقہ فریقوں کا تعاون حاصل ہو اور وہ اسے اپنا سمجھیں۔ مزید یہ کہ تمام کمرشل بینکوں کے زمرہ وار ڈیٹا میسرز تیار کیے گئے ہیں جس سے ان کی اسٹیٹ بینک کی کلین نوٹ پالیسی پر عملدرآمد کے حوالے سے کارکردگی ظاہر ہوتی ہے اور جن بینکوں کی قدرے ناقص کارکردگی ہے ان کے سلسلے میں مزید وسائل مختص کر کے اصلاحی اقدامات کیے جاتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ مجموعی طور پر م س 13ء میں بینکوں اور دیگر ادارہ جاتی وغیرہ ادارہ جاتی متعلقہ فریقوں کو 518 ارب روپے کی نئی نقدی جاری کی گئی جبکہ م س 12ء میں 443 ارب روپے جاری کیے گئے تھے۔

حکومت کے بینکاری کاروبار کے انتظام کی بنا پر ایس بی پی ایس سی مرکزی ڈائریکٹریٹ برائے قومی بچت (سی ڈی این ایس) کی نیشنل پرائز بانڈز اسکیم اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ اسکیم سے متعلق کاموں میں مشغول رہا۔ مختلف مالیت کے انعامی بانڈز کی فروخت، بھنایا جانا اور انعامی رقم کی ادائیگی وہ شعبے تھے جن میں ایس بی پی ایس سی نے اپنے وسائل صرف کیے تاکہ اسکیم کو موثر طور پر چلایا جاسکے۔ م س 13ء کے دوران 155.0 ارب روپے کی مجموعی فروخت کی گئی جبکہ م س 12ء میں 162.2 ارب روپے کی فروخت ہوئی تھی جس سے 7.2 ارب روپے کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح بھنایا گیا حجم م س 13ء میں 98.8 ارب روپے تھا جبکہ م س 12ء میں 105.9 ارب روپے رہا تھا۔ اس میں بھی 6.7 ارب روپے کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ دونوں عددی سروں کا تقابل کرنے پر خالص واجب الادا پوزیشن میں 0.5 ارب روپے کی خالص کمی ظاہر ہوئی۔ ایس بی پی ایس سی کے دفاتر نے انعامی رقم کی ادائیگی کے 1558778 کلیمز نمٹائے جبکہ م س 12ء میں یہ تعداد 1312798 تھی جس سے 19 فیصد کا بھرپور اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ ریکولر پرائز بانڈ اسکیم کے ضمن میں فرائض انجام دیتے ہوئے ایس بی پی ایس سی نے سی ڈی این ایس کو نومبر 2012ء میں 100 روپے مالیت کا اسٹوڈنٹ ویلفیئر پرائز بانڈ دوبارہ جاری کرنے میں بھی مدد دی جس کی فروخت کارپوریشن کے 16 دفاتر میں بیک وقت کی گئی۔

کارپوریشن نے سی ڈی این ایس کی دیگر اسکیموں خصوصاً اسٹیٹ سیونگ سرٹیفکیٹس اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی فروخت، بھنائے جانے اور منافع کی ادائیگی کا بھی انتظام سنبھالا۔ زیر جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ سیونگ سرٹیفکیٹس کی فروخت کے 11751 کلیمز (24.2 ارب روپے مالیت) اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی فروخت کے 5741 کلیمز (23 ارب روپے مالیت) نمٹائے گئے۔ م س 13ء میں اسٹیٹ سیونگ سرٹیفکیٹس اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی مجموعی فروخت م س 12ء کے مقابلے میں 36 فیصد بڑھ گئی۔ م س 13ء کے دوران اسٹیٹ سیونگ سرٹیفکیٹس اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس دونوں نے 47.6 ارب روپے کی مجموعی فروخت میں تقریباً مساوی حصہ ڈالا جبکہ گذشتہ مالی سال میں مجموعی فروخت کا بڑا حصہ اسٹیٹ سیونگ سرٹیفکیٹس کی بنا پر تھا۔ مزید یہ کہ تمام عملی خطرات کو کم کرنے کے لیے ایس بی پی ایس سی نے پبلک ڈیٹ آفسز سے پی بی 18 کی توثیق کے لیے (18500 روپے سے زائد کے انعامات کے لیے) گلوبس میں ایک نیا آن لائن سسٹم نافذ کیا۔

حکومت کے بینکاری حیثیت میں اسٹیٹ بینک کے عملی بازو کے طور پر ایس بی پی ایس سی وفاقی و صوبائی حکومتوں کو ملک بھر میں اپنے 16 دفاتر کے توسط سے تخصیصی بینکاری خدمات فراہم کرتا ہے۔ ان خدمات میں محاصل جمع کرنا، ادائیگیاں کرنا اور حکومت کے جاری کردہ مالی وثیقہ جات کی کلیئرنگ شامل ہے۔ مزید یہ کہ حکومتی محکموں کو ملک کے اندر رقوم کی منتقلی میں سہولت بہم پہنچائی گئی۔ وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں اور زر کلا کے رقوم کی ترتیب و تفصیل اور رپورٹنگ ایس بی پی ایس سی کے اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ ان کھاتوں میں حکومتی لین دین سے متعلق اعداد و شمار مختلف متعلقہ فریقوں جیسے اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو، صوبوں کے اکاؤنٹنٹ جنرلز، پاکستان ریلوے وغیرہ

کو وقتاً فوقتاً رپورٹ کیے جاتے ہیں۔ م 13ء میں حکومتی وصولیوں/ادائیگیوں سے متعلق 6.30 ملین کے لگ بھگ سودے ایس بی پی بی ایس کے دفاتر نے پروسیس کیے۔ حکومت کی جانب سے ایس بی پی بی ایس سی اور نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخوں کے نمٹائے ہوئے ٹیکس محاصل (ایف بی آر کی وصولیاں) جو دوران سال متعلقہ کھاتوں میں کریڈٹ ہوئے لگ بھگ 1974 ارب روپے تھے جبکہ پچھلے سال یہ رقم 1970 ارب روپے تھی۔ زکوٰۃ اکٹھا کرنا، تقسیم کرنا اور اس کھاتے کی ترتیب و تشکیل اور رپورٹنگ ایس بی پی بی ایس سی اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کی ایک اور اہم ذمہ داری ہے۔ زیر جائزہ سال کے دوران زکوٰۃ کی مجموعی وصولی 4.1 ارب روپے تھی جبکہ پچھلے سال 3.9 ارب روپے رہی تھی۔

اسٹیٹ بینک کے شعبہ مبادلہ پالیسی کی سوچی گئی ذمہ داریوں کے علاوہ شعبہ زیر مبادلہ آپریشنز (FEOD) اور شعبہ زیر مبادلہ ایجوڈی کیشن (FEAD) زیر مبادلہ مینٹل کے نفاذ کی ذمہ داری لیتے ہیں جیسا کہ زیر مبادلہ ریگولیشن ایکٹ (FERA) 1947ء کے نفاذ سے ظاہر ہے۔ ایف ای اوڈی برآمدی آمدنی کی وصولی کو یقینی بنانے کے علاوہ کمرشل، نجی اور سرکاری ترسیلات کا انتظام کرنے اور ان مخصوص زرہائے اعانت سے متعلق کیسز کو پروسیس کرنے کا ذمہ دار ہے جن کی اجازت وفاقی حکومت اور متعلقہ وزارتیں برآمد کنندگان کے مختلف زمروں مثلاً ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کے لیے دیتی ہیں۔ ایف ای اوڈی کی مختلف کامیابیوں کی تفصیلات باکس 8.1 میں دی گئی ہیں۔

باکس 8.1: م 13ء کے دوران ایف ای اوڈی کی اہم کامیابیاں

- مقررہ مدت کے اندر برآمدی آمدنی کی وصولی میں ناکام رہنے والے منحرف برآمد کنندگان کے معاملات کے حوالے سے کارروائی کرنے کے نتیجے میں ایف ای اوڈی م 13ء کے دوران لگ بھگ 500 ملین ڈالر وصول کرانے میں کامیاب رہا۔
- آمدنی کی وصولی کے مقصد سے ایف ای اوڈی نے منحرف برآمد کنندگان کو 19211 شوکاؤٹس جاری کیے جبکہ م 12ء میں 18054 نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ مجاز ڈیلروں کو 8730 شوکاؤٹس جاری کیے گئے جبکہ پچھلے سال یہ تعداد 6930 تھی۔
- م 13ء میں ایف ای اوڈی نے برآمد کنندگان نے زیر مبادلہ ریگولیشن ایکٹ 1947ء کی دفعہ 23 بی کے تحت کارروائی کے لیے زیر مبادلہ ایجوڈی کیشن کوٹس میں 3467 شکایات دائر کیں جبکہ م 12ء میں 2855 شکایات دائر کی گئی تھیں۔
- زیر جائزہ سال کے دوران اہم ترین اقدام ان مجاز ڈیلروں کے خلاف بھاری تعداد میں شکایات کا اندراج ہے جو فیرو 1947ء کے تحت ان برآمد کنندگان کے خلاف تادیبی اقدام کے لیے ایجوڈی کیشن سے قبل معلومات فراہم کرنے سے قاصر رہے جنہوں نے مقررہ مدت کے اندر برآمدی آمدنی جمع نہیں کرائی۔ اس سلسلے میں مجاز ڈیلروں کے خلاف م 13 میں زیر مبادلہ ایجوڈی کیشن عدالتوں میں 4970 شکایات دائر کی گئیں جبکہ م 12ء میں 740 شکایات دائر کی گئی تھیں۔
- ایف ای اوڈی اسٹیٹ بینک کی ایکسپورٹ فنس اسکیم کے تحت رقم حاصل کرنے والے برآمد کنندگان کی کارکردگی کا جائزہ لینے میں اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالی گروپ کی بھی مدد کرتا ہے۔
- ایف ای اوڈی کے پاس ٹیکسٹائل کے شعبے کے لیے تحقیق و ترقی کی ذرا اعانت کا انتظام سنبھالنے کی ذمہ داری بھی ہے۔ اس حوالے سے 14488 ڈی ایل ٹی ایل (ڈرا بینک آن لوکل فیکسز اینڈ لیوز) کے دعوے (1.4 ارب روپے مالیت کے) چکانے گئے جبکہ م 12ء میں 78385 کیسز (5.6 ارب روپے مالیت کے) چکانے گئے تھے۔
- ایف ای اوڈی میں موجود سرکاری اور نیم سرکاری ٹیکسوں کے ترسیلات زر اور زیر مبادلہ کے اختصاص ریکارڈ کے شعبے میں مختلف ایم آئی ایس تیار کیے گئے ہیں۔
- دتی بلجر سسٹم سے سسٹم پر مبنی فارن اکاؤنٹس انفارمیشن سسٹم (ایف ای اے آئی ایس) کو منتقلی کے بعد ایف ای اے آئی ایس کے ذریعے م 13ء کے دوران 12596 اندراجات (149.3 ارب روپے مالیت کے) کیسز کیے گئے جبکہ پچھلے برس 11243 سودے ہوئے تھے۔

زیر مبادلہ ایجوڈی کیشن ڈیپارٹمنٹ (ایف ای اے ڈی) کا بنیادی مقصد ایف ای اوڈی سے موصولہ شکایات پر فیصلہ کرنا ہے۔ ایف ای اے ڈی کے ایجوڈی کیٹنگ افسران فیرو 1947ء کی شق 23 بی کے تحت حاصل اختیارات استعمال کرتے ہوئے قانونی کارروائی کرتے ہیں اور متاثرہ فریقوں کو انصاف فراہم کرتے ہیں۔ م 13ء کے دوران ایف ای اے ڈی کی نمایاں سرگرمیوں کی تفصیلات باکس 8.2 میں دی گئی ہیں۔

باکس 8.2: مالی سال 13ء میں ایف ای اے ڈی کی کامیابیاں

- ایف ای اے ڈی کی محنت کے نتیجے میں م 13ء میں 49.4 ملین ڈالر کی پھنسی ہوئی رقم حاصل ہوئی جبکہ گذشتہ برس 43 ملین ڈالر حاصل ہوئے تھے۔
- م 13ء کے دوران ایف ای اے ڈی نے ملک بھر میں خلاف ورزی کرنے والے برآمد کنندگان کی 5957 شکایات پر کارروائی کی اور 9 عدالتوں کے ذریعے 1677 شکایات نمٹائیں۔
- پری ایجوڈی کیشن معلومات دستاویزات کو جمع نہ کرانے پر مجاز ڈیلروں کے خلاف 445 کیسز موصول ہوئے جس کے نتیجے میں ایک لاکھ روپے کے جرمانے عائد کیے گئے جو بعد میں ایس بی پی بی ایس میں ان کے کھاتوں سے منہا کیے گئے۔
- مزید برآں، ڈیٹا بیس میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور اس میں پچھلے آٹھ برسوں کے جامع اعداد و شمار موجود ہیں۔ اس طرح ابھرے ہوئے رجحانات کا کثیر جہتی تجزیہ کرنے کے لیے مفید طریقہ دستیاب ہو گیا ہے جو اسٹیٹ بینک کے مبادلہ پالیسی اور خرد مالکاری شعبوں کی پالیسی سازی میں بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ یہ (آنے والے برسوں میں) ای فارم کی تصدیق برآمد کنندگان کو ترغیب دینے والی فارم کی بنیاد پر مختلف دستاویزات کی خرید و فروخت کرنے میں کمرشل بینکوں کے لیے بھی سودمند ہو سکتا ہے۔
- مجموعی SCNs تخلیق کرنے کے لیے ایک نظام تشکیل دینے کے لیے کافی پیش رفت کی گئی ہے۔ سسٹم سے تخلیق ہونے والے SCNs سے ڈیٹا بیس کی صحت اور یکسانیت بہتر ہونے کی توقع ہے اور اس کے ہمراہ وقت اور محنت کی بچت بھی ہوگی۔
- ایف ای اے ڈی کی استعداد کاری کے لیے ایجوڈی کیٹنگ افسران اور ریڈرز کے لیے ایک پانچ روزہ پروگرام سنبھالنا جو ڈیٹیل اکیڈمی میں ایس بی پی بی ایس سی کے شعبہ تربیت و پرداخت کی مدد سے کیا گیا۔ ایف ای اے ڈی کا ایک ریکوری سہل بھی ہے جو خلاف ورزی کرنے والے برآمد کنندگان سے جرمانے کی وصولی کے لیے یونیوڈ کام حکومت کے محکموں سے رابطہ کرتا ہے۔ حکام نے اب تک ناہند برآمد کنندگان پر ایف ای اے ڈی کی عدالتوں کے عائد کردہ 19.5 ارب روپے کے مجموعی جرمانے میں سے 24 ملین روپے اکٹھا کیے ہیں۔ اس سے یہ عیاں ہے کہ ایف ای اے ڈی کے احکامات پر عملدرآمد کرانے میں ہمارے ریکوری سہل کو کس قدر مشکلات کا سامنا ہے۔

ترقیاتی مالیات زیادہ شمولیتی ہونے کی بنا پر ترقی پذیر ملکوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ایس بی پی بی ایس سی کا ترقیاتی مالیات سپورٹ ڈپارٹمنٹ (ڈی ایف ایس ڈی) اور ملک بھر میں اس کے سپورٹ پینٹ اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالی گروپ کو کانفرنسیں، سیمینار، ورکشاپس، نمائشیں، میلے اور عوامی سطح پر آگہی کے پروگراموں کے انعقاد میں مدد دیتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ مالی شعبے کے حوالے سے پالیسیوں، طرز عمل اور اس کی وسعت و گہرائی کے لیے اقدامات کے بارے میں معلومات عام کی جائیں، نیز بینکاری خدمات سے محروم علاقوں تک مالی خدمات پہنچائی جائیں۔ ڈی ایف ایس ڈی اور اس کے فیلڈ یونٹس 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے آغاز کردہ پالیسی اقدامات اور اسکیموں کی نگرانی اور نفاذ کے سلسلے میں بھی فعال طور پر شریک رہے جن میں زرعی اور غیر زرعی شعبوں کے لیے پائلٹ پراجیکٹ IV اور گروپ پر مبنی قرض گاری، زرعی قرض گاری تنوع کاری پراجیکٹ 2013ء، کسانوں کی مالی خواندگی کا پروگرام، زرعی علامتی اہداف، چھوٹے اور دیہی کاروبار کے لیے کریڈٹ گارنٹی اسکیم، مائیکرو فنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی، ایس ایم ایز کے لیے مختلف رعایتی ری فنانسنگ اسکیمیں، سندھ میں رائس ہسٹنگ ملز کے لیے مارک اپ سبسڈی اور گارنٹی فیسلٹی، ایس ایم ای فنانسنگ کے لیے نظریاتی شدہ محتاط قواعد شامل ہیں۔ 13ء کے دوران ڈی ایف ایس ڈی کی کارکردگی کی جھلکیاں باکس 8.3 میں دی گئی ہیں۔

باکس 8.3: 13ء کے دوران ڈی ایف ایس ڈی کی اہم کامیابیاں

- ذیلی دفاتر میں قائم ترقیاتی مالی شعبوں (یعنی زراعت، ایس ایم ای، خورد مالکاری اور اسلامی بینکاری) کے فوکس گروپوں کا مقصد ڈی ایف ایس بی پی کے پالیسی اقدامات، اسکیموں اور پالیسیوں کو ان شعبوں کے لیے عام کرنا، شہری اور دیہی علاقوں میں مائیکرو انٹرپرائزز اور کم آمدنی والی آبادیوں میں مالی خدمات کی رسائی بڑھانے کی عملی حکمت ہائے عملی پر بحث کرنا اور تشکیل دینا اور نمودار ترقی کے لیے اسٹیٹ بینک حکومت کی مختلف پالیسیوں پر رد عمل معلوم کرنا ہے۔ 13ء کے دوران 66 فوکس گروپ اجلاس منعقد ہوئے۔
- مالی سال 13ء کے دوران ڈی ایف ایس ڈی اور اس کے ذیلی یونٹوں نے آگہی، معلومات عام کرنے اور استعداد کاری کے سلسلے میں پروگراموں کا اہتمام کیا اور ان میں شرکت کی۔ اسی مدت میں ڈی ایف ایس ڈی اور اس کے ذیلی یونٹوں نے ڈی ایف ایس بی پی کے شعبوں اور اسٹیٹ بینک آف پیکرز پاکستان کے مقامی مراکز کو کمرشل تخصیصی بینکوں کے قرضہ افسران کے لیے تربیت اور استعداد کاری کے پروگرام ترتیب دینے میں مدد دی۔ تربیتی اقدامات کے علاوہ ایکسپسٹس نو فنانس یونٹس نے ترقیاتی مالیات کے موضوعات اور اسٹیٹ بینک کی قرضہ اسکیموں پر مزید 16 پروگرام بھی ملک کے مختلف حصوں میں ترتیب دیے تاکہ بینکاروں اپنے علاقوں میں مخصوص تربیتی ضروریات پوری کر سکیں۔
- ڈی ایف ایس ڈی نے حکومتی پالیسی سازوں اور ملٹی اداروں سے وابستہ افراد کے درمیان روابط پیدا کرنے کے لیے بھی کاوشیں کیں تاکہ دونوں اہم متعلقہ فریقوں کے درمیان روایتی عدم ربط کو کم سے کم کیا جاسکے۔ زیر جائزہ سال کے دوران طلبہ کے لیے 14 انٹرن شپ پروگرام اور ملک کے مختلف تعلیمی اداروں کے فیکلٹی ارکان کے لیے 5 ان باؤس آن سائٹ ورکشاپس/ٹیکنیکل انکوائریاں، اسی طرح صوبائی، ضلعی، انتظامیہ، ایوان تجارت اور کاروباری تنظیموں، ایس ایم ای ڈیولپمنٹ بینکر، ایس ایم ای بزنس سپورٹ فنڈ، اسمیڈ، سوسائٹی آف آرٹن اینڈ رول انٹرپرائزز، پاکستان ایگریکلچر اینڈ ڈیری فارمرز ایسوسی ایشنز، غیر سرکاری انجمنوں اور ماڈل فارمرز کے نمائندوں کے ساتھ 18 ان باؤس آن سائٹ ورکشاپس/ٹیکنیکل گئیں۔

کسی ادارے کو چلانے میں اندرونی آڈٹ کا کردار بے حد اہم ہوتا ہے۔ کارپوریشن کا انٹرئل آڈٹ ڈپارٹمنٹ مربوط انداز میں نہ صرف موجودہ کاروباری کاموں کی انجام دہی کے لیے معاونت فراہم کرتا ہے بلکہ کاروباری عمل کی ری انجینئرنگ کے لیے بھی۔ ایس بی پی بی ایس سی کا شعبہ اندرونی آڈٹ انتظام خطرہ، نظم و نسق اور اندرونی کنٹرولز کے مؤثر فریم ورک مہیا کرتا ہے اور سینئر انتظامیہ کو آواز ادا نہ اور معروضی پالیسی مشاورت فراہم کرتے ہوئے اس نظام کے اندر ایک اہم ستون کے طور پر عمل کرتا ہے۔

لگ بھگ 48 فیصد آڈٹ آبرز ویشنز کا مشترکہ اثر نئے اور بہتر کنٹرولز پر منتج ہوا جن میں نئے کنٹرولز کی سفارشات تقریباً 27 فیصد اور بہتر کنٹرولز تقریباً 21 فیصد آڈٹ آبرز ویشنز کے نتیجے میں سامنے آئیں۔ ایس بی پی بی ایس سی کے شعبہ اندرونی آڈٹ نے 13ء میں اپنے آئی ٹی آڈٹ کا دائرہ بڑھاتے ہوئے اطلاعی ٹیکنالوجی کے ان شعبوں کا احاطہ کیا جو ایس بی پی بی ایس سی کے کاروباری معاملات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ایک تجویز پیش کی گئی جس پر آئی اے ڈی (ایس بی پی بی ایس سی) اور اسٹیٹ بینک کے شعبہ آڈٹ اور شعبہ اطلاعی ٹیکنالوجی کا باہم اتفاق ہوا۔ چنانچہ اطلاعی ٹیکنالوجی کا انفراسٹرکچر، اطلاق، تبدیلی کا انتظام، نیٹ ورک، عملدرآمد سے قبل اور بعد کے اقدامات اور انتظام تسلسل کار کا ڈیزائن اور انتظامات تمام کے تمام اب ایس بی پی بی ایس سی کے شعبہ اندرونی آڈٹ کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

ایس بی پی بی ایس سی کے ذیلی دفاتر اور اس کے صدر دفتر کراچی کے 6 شعبوں کے اندرونی آڈٹ شعبہ اندرونی آڈٹ نے زیر جائزہ سال کے دوران کیے۔ مزید یہ کہ کراچی اور لاہور میں قائم آڈٹ ہس نے 75 آڈٹ فرائض انجام دیے۔ 13ء کے دوران مجموعی طور پر ذیلی دفاتر میں 713 آڈٹ آبرز ویشنز جا گر کی گئیں جبکہ صدر دفتر کراچی میں 82 آبرز ویشنز نوٹ کی گئیں۔ دوران سال شعبہ اندرونی آڈٹ نے اہم ترقیاتی پراجیکٹس مکمل کیے جن میں آڈیٹرز کے لیے سہولتیں، آڈٹ ریٹنگ اینڈ کمپلینس ریٹنگ فریم ورک اور آڈٹ چیک لسٹس اور آڈٹ ڈاکیومنٹیشن شامل ہیں۔

13ء کے دوران ایس بی پی بی ایس سی کے پرسونیل مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ نے کارپوریشن کے دور رس مقاصد کے مطابق اس کی انسانی وسائل کی بنیاد کو مضبوط و مستحکم کرنے کے

اقدامات جاری رکھے۔ قبل از وقت ریٹائرمنٹ کی ترغیبات پر نظر ثانی کرنے کے لیے پچھلے اقدامات کے نتائج ظاہر تھے جیسا کہ دوران سال 388 ملازمین کی رخصت سے عیاں ہے، اس طرح ورک فورس 39191 سے گھٹ کر 3589 ہو گئی۔ منصوبے کے مطابق انسانی وسائل کے فرق کو پورا کرنے کے لیے شفاف اور میرٹ پر خاصی کم تعداد میں پیشہ ورانہ طور پر اہل، بہتر تربیت یافتہ اور ٹیکنالوجی سے آگاہ افراد کو مارکیٹ سے ہم آہنگ معاوضے پر بھرتی کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں مسابقتی عمل اور بھرپور پری انڈکشن ٹریننگ کے بعد بینک پرفیشنل انڈکشن پروگرام (YPIP) کے تحت 54 اوجی ٹو کا بیچ اور 48 جونیئر افسران (کنٹریکٹ) بھرتی کیے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ تعلیمی اداروں اور صنعتوں کے درمیان روابط استوار کرنے اور قلیل مدتی مہارتی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پاکستان بھر کی معروف جامعات کے 39 گریجویٹس کا بیچ منتخب کیا گیا اور انہیں منجسٹ اپرنٹس شپ ایڈجمنٹ پروگرام (MAAP) کے تحت دو سالہ انٹرن شپ پروگرام پیش کیا گیا۔ مالی شعبے میں یہ اپنی نوعیت کا غالباً پہلا اقدام تھا جس کے تحت نئے بزنس گریجویٹس کو کام کا قیمتی تجربہ دلوانے اور ماسٹرز پروگرام میں داخلے کی ضرورت پوری کرنے کا موقع فراہم کیا گیا۔

اس بارے میں دورائیں نہیں ہیں کہ عملے کی تربیت کسی ادارے کی کامیابی کی دور رس ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ کارپوریشن کے وظائف کے ماحول میں اس عمل کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں مئی 13ء میں ایس بی پی بی ایس سی کے تربیت و پرداخت کے شعبے کی توجہ تربیتی مقاصد کو کارپوریشن کی ابھرتی ہوئی ترجیحات سے ہم آہنگ کرنے پر مرکوز رہی۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے شعبہ تربیت و پرداخت نے سال بھر ضرورت پر مبنی ترجیحی تربیتی پروگرام تشکیل دینے کے لیے متعلقہ فریقوں کی قریبی شراکت میں کام کیا۔ مئی 13ء میں جوائنٹ تربیتی پروگرام تشکیل دیے گئے وہ یہ تھے:

- بناف اسلام آباد اور کراچی میں اسکل ڈویلپمنٹ ٹریننگ پروگرامز، جو اطلاعی ٹیکنالوجی جیسے گلو بس اور امی آر پی جیسے ایپلی کیشنز پر مبنی تھے۔
- تخصیصی بیرونی تربیت کے پروگرام جیسے انٹرنیشنل کمرشل کیش آپریشنز اور انٹرنل آڈٹنگ سیمینارز۔
- صدر دفتر کراچی ریلی ڈفٹر میں 211 ان ہاؤس تربیتی پروگرام جو تمام سطحوں پر ذاتی اور پیشہ ورانہ پرداخت کے مساوی مواقع کو یقینی بنانے اور دفتری رشتہ جاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تشکیل دیے گئے تھے۔
- اوجی ون سے اوجی تھری تک کے لیے کیریئر ڈویلپمنٹ پالیسی 2009ء کے مطابق پروموشن پر مبنی فاسٹ ٹریک ٹریننگ پروگرامز۔
- صنعتی تعلقات راکوٹ سورسنگ ٹریننگ پروگرامز۔
- وائی پی آئی پی، جونیئر آفیسرز ٹریننگ پروگرام (JOTP) اور ایم اے اے پی کے لیے بھرتی سے متعلق تربیتی پروگرامز، جن میں ایس بی پی بی ایس سی کے تمام وظائف کے حوالے سے تربیت فراہم کی گئی۔
- بالترتیب سندھ جوڈیشل اکیڈمی (پانچ روزہ) اور بناف اسلام آباد (ایک روزہ) میں ایف ایم اے ڈی اور آئی بی ایس ڈی کے افسران کے لیے ضرورت پر مبنی تکنیکی تربیتی پروگرامز۔

مزید برآں، ایس بی پی بی ایس سی نے ملک بھر کے سند یافتہ اداروں کے باصلاحیت طلبہ کے لیے 6 ہفتے کے گرامائی اور سرمائی انٹرن شپ پروگرام بھی کیے۔ مجموعہ طور پر ڈیرہ اسماعیل خان، حیدرآباد، اسلام آباد، کوئٹہ اور سکھر دفاتر میں ایسے 61 انٹرن شپ پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔

مستقبل میں شعبہ تربیت و پرداخت رسد کے بجائے طلب کی مطابقت سے تربیتی پروگراموں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہے۔ اس کا ہدف سیمینارز، ورکشاپس اور ان ہاؤس تربیتی پروگراموں کے ذریعے تمام سطحوں پر کام کرنے والے ملازمین کے لیے اس طرح علم کو فروغ دینا ہے کہ ان کے درمیان کلچر، باہمی ارتباط اور بہترین داخلی طور طریقوں کا تبادلہ ہو۔

¹ مئی 13ء میں ایس بی پی بی ایس سی کے کارکنوں کی تعداد میں 309 کنٹریکٹ ملازمین شامل نہیں اس طرح ملازمین کی مجموعی تعداد 3898 ہو جاتی ہے جبکہ مئی 12ء میں مجموعی تعداد 4113 تھی۔